THE CONSISTENCY AND EVOLUTION IN THE NARRATIONS OF THE PROPHETS (A.S) DESCRIBED IN THE MAKKI AND MADANI CHAPTERS IN THE PERSPECTIVE OF THE HOLY PROPHET'S SEERAH (PBUH)

مکی اور مدنی آیات و سور میں قصص الانبیاء میں تسلسل وارتقاء، سیرت نبی ﷺ کے تناظر میں

Abdul Rehman Khan, Asst. Prof. Dept. of Islamic Studies, University of Poonch, Rawal Koat, Jammo wa Kashmir. drabdulrehmank@gmail.com, https://orcid.org/0000-0001-6299-8425
Muhammad Ishaq, Asst. Prof. Dept. of Usooluddin, University of Karachi. ishaqalam@uok.edu.pk , https://orcid.org/0000-0001-9725-2164
Nighat Akram, Assistant Professor Department of Islamic Studies, University of Poonch Rawalakot AJK , nighatakram@upr.edu.pk,

ABSTRACT: *This research paper explores the narrations of the prophets described in the Makki and Madani Chapters of the Holy Quran in the perspective of the Holy Prophet's Seerah. The Holy Prophet (PBUH) was sent for all mankind till the day of Judgement. His prophet hood was for everyone. His first addressees were the infidels of the Arabia. Secondly all humankind of the world was his addressees. The relieved Quran consists of the stories of the prophets and their nations. These stories are present in the Makki surahs as well as in the Madani surahs. Therefore, it is obvious that Madani surahs cannot be comprehend without understanding the Makki surahs. It means that there is deep connection between them which is the evidence of continuation and link between the Makki and Madani Seerah of the Holy Prophet. In this context different narration in Makki and Madani surahs are there, for example, narrations of Adam (A.S) and Devil, Nooh (A.S), Ibrahim (A.S), Maryam (A.S) and Esa (A.S), Mosa (A.S), the fellows of the Sabt, etc, which shows that these narrations are described in both type of surahs in a logical and rational way. Also, the lives of the prophets and the condition of their nations are discussed in the Makki surahs including the conditions of the opponents and allies of the prophets. That was an evolutionary practice in which the voice of the holy Prophet spread steadily. After the migration to Madinah, a third group also came into being along with the Muslims and Non-Muslims, i-e, hypocrites (Munafiqeen) who were apparently Muslims but in fact infidels. This group along with the Jews and Mushrikeen were involved in anti-Islamic activities. In Madani surah, the role of Hypocrites, Mushrikeen and Jews were evidenced which is a continuous evolution of the narrations of the prophets. Some of Madani surahs are discussed here that clearly describe the above mentioned topic. The summary is that subjects mentioned in the Makki and Madani surah are mutually connected and the subjects described in Madani surahs are in fact the complement of the Makki surahs. Therefore, the matters of Quran should be considered in the context of continuity without the division of Makki and Madani surahs.*

KEYWORDS*: Narration, Makki and Madani Chapters, Evolution, Consistency and Evolution in The Narrations of the Prophets*

تمہید

نبی کریم ﷺ کو قیامت تک کے لیے نبی ورسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔آپ ﷺ کی بعثت عالمی ہے۔آپ ﷺ کے اولین مخاطب مشرکین عرب تھے،ثانیاً پوری دنیا کے انسان آپ ﷺ کی دعوت کے مخاطبین ہیں۔نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن مجید

میں مخاطبین کے لیے ایک بڑا حصہ انبیاء علیہم السلام اوران کی اقوام کے حالات پر مشتمل ہے۔

قرآن مجید کی مکی اور مدنی سورتوں کے مضامین کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مکی سورتوں میں غالب مضامین ایمانیات پر مشتمل ہیں اور مدنی سورتوں میں غالب مضامین احکامات پر مشتمل ہیں۔ لیکن یہ پیش نظر رہے کہ مکی اور مدنی دونوں طرح کی سورتوں میں ایمانیات کے مضامین موجود ہیں اوران کے مابین گہرا تسلسل و ربط ہے۔ مکی اور مدنی دونوں طرح کی سورتوں میں احکامات موجود ہیں اوران کے مابین بھی گہرا تسلسل و ربط ہے۔ یہ قرآن مجید کی ترتیب بالکل فطری اور معقول ہے،اس لیے کہ ایمانیات کے مضامین جس میں ایک بڑا حصہ انبیاء علیھم السلام اوران کی اقوام کے حالات اور واقعات پر مشتمل ہے، کے ذریعے مشرکین عرب کے قلوب کی سخت زمین کو قابل کاشت بنایا گیااور ایک معتدبہ وقت اس میں صرف کیا۔اس کے بعد جب وہ قلوب قابل کاشت بنے تو ان میں احکامات کا بیج ڈالا گیا۔ گویا ایمانیات اور احکامات کے مابین ایک حسین امتزاج سے ایک پاکیزہ معاشرے کی تشکیل وجود میں آئی۔

قرآن مجید انبیاء علیھم السلام کے حالات اور واقعات جس طرح مکی سورتوں میں موجود ہیں،اسی طرح مدنی سورتوں میں موجود ہیں۔ جس سے واضح ہوا کہ مدنی سورتوں کے مضامین کو مکی سورتوں کے مضامین کے بغیر سمجھا ہی نہیں جا سکتا، گویا ان کے مابین گہرا تسلسل و ربط ہے جو نبی کریم ﷺ کی سیرت کے مکی و مدنی دور کے تسلسل و ربط کو واضح کرتا ہے۔ ذیل میں چند انبیاء علیھم السلام کا ذکر کیا جاتا ہے جن کے قصص جیسا کہ مکی سورتوں میں بیان کیے گئے ویسے ہی مدنی سورتوں میں بھی موجود ہیں اوران کے مضامین کے مابین عقلی و منطقی تسلسل و ربط بھی موجود ہے۔ ذیل میں چند انبیاء علیھم السلام کے واقعات ذکر کیے جاتے ہیں جو مکی و مدنی دونوں طرح کی سورتوں میں مذکور ہیں اوران کے مضامین کے مابین گہرا تسلسل و ربط موجود ہے:

قصہ اٰدم علیہ السلام وابلیس[1] قرآن مجید میں قصہ اٰدم علیہ السلام اور ابلیس سات مختلف مقامات میں بیان ہوا۔ مکی سورتوں میں الاعراف ،الحجر،الاسراء، الکہف، طٰہٰ اور صٓ میں تفصیلاً قصہ اٰدم علیہ السلام وابلیس بیان کیا گیا ہے۔[2] اسی طرح مدنی سورتوں میں سے ترتیبِ نزولی کے اعتبار سے سورۃ الفاتحہ کے بعد قرآن مجید کی پہلی سورت یعنی سورۃ البقرۃ میں بھی تفصیل سے قصہ اٰدم علیہ السلام وابلیس بیان کیا گیا۔[3]

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ مکی سورتوں میں بہت تفصیل و تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔[4] مکی سورتوں میں سے ایک مکمل سورت "سورۃ نوح" حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ پر مشتمل ہے۔ اسی طرح مدنی سورتوں میں سے النساء،التوبۃ،الحج،الاحزاب اور التحریم میں بھی حضرت نوح علیہ السلام کے تذکرے ملتے ہیں۔[5] قرآن مجید کی مکی و مدنی سورتوں میں حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ کا اسلوب منطقی و عقلی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مشرکینِ مکہ کے سامنے سابقہ اقوام کے احوال بہت تفصیل اور تکرار کے ساتھ بیان فرمائے۔ جس طرح مکی سورتوں میں یہ واقعات تفصیل و تکرار کے ساتھ بیان کیے گئے۔ پھر

ہجرت کے بعد نازل ہونے والی سورتوں میں ان واقعات کی طرف جا بجا اشارے ملتے ہیں، جن کی تفصیل نبی کریم ﷺ کے مخاطبین کے سامنے ہجرت سے پہلے پوری شد و مد سے بیان ہو چکی تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے مکی و مدنی زندگی دراصل ان کے کامل مشن کے منطقی وتدریجی مراحل ہیں۔

نوح علیہ السلام کی قوم بھی بت پرست تھی اور (مشرکین مکہ بھی بت پرست تھے)، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قوم نوح کے احوال بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا: کہ وہ (قوم نوح) کہتے ہیں کہ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا، اور نہ چھوڑنا ود، سواع،، یغوث، یعوق اور نسر کو، اس طرح انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا۔[6] چوں کہ مشرکین مکہ بت پرستی میں قوم نوح سے مشابہت رکھتے تھے اور یہ پہلی قوم تھی جس نے اللہ کے ساتھ شرک کر کے بتوں کو پوجنا شروع کیا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو ان کی طرف مبعوث کیا کہ وہ ان کو بت پرستی سے روکیں۔ مزید ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام کی قوم میں نیک و پارسا لوگ تھے جب ان کا انتقال ہوا تو وہ ان کی قبروں سے سامنے بیٹھا کرتے تھے آہستہ آہستہ جب وقت گزرتا گیا تو انہی کی عبادت شروع کردی۔[7]

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ امام الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالاتِ زندگی کے مختلف گوشے مختلف مکی سورتوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔[8] حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر قرآن مجید کی ایک مکمل سورت "سورۃ ابراہیم" بھی موجود ہے۔ اسی طرح مدنی سورتوں میں سے خاص طور پر سورۃ البقرہ میں بہت تفصیل کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان ہوا ہے۔[9] بقیہ مدنی سورتوں میں سے اٰل عمران، النساء، التوبۃ اور الحج میں بھی تفصیل کے ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات زندگی بیان کیے گئے۔[10]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات واقعات کافی تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ متعدد مکی سورتوں میں آپ علیہ السلام کے واقعات ملتے ہیں۔[11] اسی طرح مدنی سورتوں میں سے خاص طور پر سورۃ البقرہ میں بہت تفصیل کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل کا تذکرہ ملتا ہے۔[12] بقیہ مدنی سورتوں میں اٰل عمران، النساء، المائدۃ اور الاحزاب میں بھی موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ موجود ہے۔[13] قرآن مجید میں انبیاء و رسل کے حالات و واقعات میں سب سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ امتِ محمدیہ سے پہلے "خیر امت" کا تاج موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کے پاس تھا۔ بنی اسرائیل کو اس اعزاز سے محروم کر کے یہ اعزاز اب امتِ محمدیہ کو دیا گیا۔ کن وجوہ کی بنا پر نبی اسرائیل سے یہ اعزاز لیا گیا، اس لیے قرآن مجید نے ان کی تفصیل کھول کر رکھ دی تا کہ امتِ محمدیہ ان اطوار و عادات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھے۔

مریم سلام علیہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں مریم سلام علیہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات کا مطالعہ کیا

جائے تو مکی سورتوں میں سے محض چند سورتوں میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔[14] اسی طرح مکی سورتوں میں سے ایک مکمل سورت "سورۃ مریم" مریم سلام علیہا کے نام سے بھی موسوم ہے۔ جبکہ مدنی سورتوں میں سے اٰل عمران میں خاصا تفصیلاً اُن واقعات اور حقائق کو بیان کیا گیا۔[15] دیگر مدنی سورتوں میں سے البقرہ، اٰل عمران، النساء، المائدۃ، الاحزاب اور الصف میں بھی مریم سلام علیہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات بیان کیے گئے ہیں۔[16]

اس کی حکمت بظاہر یہ سمجھ آ رہی ہے کہ مشرکین مکہ کا زیادہ واسطہ اہل کتاب سے نبی کریم ﷺ کی ہجرت کے بعد ہوا۔ اس لیے قرآن مجید نے مدنی سورتوں میں تفصیل کے ساتھ اہل کتاب کی حقیقت کو واضح کیا اور انہوں نے جو اپنے انبیاء علیہم السلام کے حوالے سے عقائد گھڑ رکھے تھے، ان کی تردید کر کے ان انبیاء علیہم السلام کی اصل شخصیت کو واضح کیا۔ ان میں خاص طور پر مریم سلام علیہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلقہ غلط تصورات کی نفی بیان کر کے ان کی اصل شخصیات کو واضح کیا۔

اصحاب سبت کا قصہ قرآن مجید میں اصحاب سبت کا قصہ بھی مکی و مدنی دونوں طرح کی سورتوں میں آیا ہے۔ اصحاب سبت کا تفصیلی قصہ مکی سورتوں میں سے سورۃ الاعراف میں بیان کیا گیا ہے۔[17] اسی طرح سورۃ النحل میں بھی اس کا اجمالی ذکر ہے۔[18] جبکہ مدنی سورتوں میں سے سورۃ البقرہ اور سورۃ النساء میں بھی اس کا اجمالی تذکرہ ہے۔[19] قرآن مجید کی بعض مکی سورتوں میں دیگر انبیاء کرام علیہم السلام مثلاً حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب، حضرت یونس، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت زکریا، حضرت یحیٰ، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب اور حضرت الیاس (علیہم السلام) وغیرہ کے حالات و واقعات کی تفصیلات بھی ملتی ہیں۔[20] اسی طرح مدنی سورتوں کی بہت سی آیات کی تفسیر میں مراد مکی سورتوں میں بیان کردہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی اقوام مراد ہیں۔ مثلاً سورۃ محمد کی آیات میں فرمایا گیا:

" أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ دَمَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا (10)، وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ هِيَ أَشَدُّ قُوَّةً مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِي أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَاهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ (13)"[21]

ترجمہ: "بھلا کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھا کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے گزرے ہیں؟ اللہ نے ان پر تباہی ڈالی، اور کافروں کے لیے اسی جیسے انجام مقدر ہیں۔ اور کتنی بستیاں ہیں جو طاقت میں تمہاری اس بستی سے زیادہ مضبوط تھیں جس نے (اے پیغمبر) تمہیں نکالا ہے۔ ان سب کو ہم نے ہلاک کر دیا، اور ان کوئی مددگار نہ ہوا۔"[22]

ان آیات کی تفسیر میں مفسرین کی مراد قوم نوح، قوم لوط، قوم صالح، قوم شعیب، قوم ھود، آل فرعون وغیرہ اقوام مراد ہیں جن کی تفصیل مکی سورتوں میں بیان کی گئی۔

اسی طرح سورہ تغابن کی آیت میں فرمایا گیا: " أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ-" (5)

ترجمہ "کیا تمہارے پاس ان لوگوں کے واقعات نہیں پہنچے جنہوں نے پہلے کفر اختیار کیا تھا، پھر اپنے کاموں کا وبال چکھا، اور (آئندہ) ان کے حصے میں ایک دردناک عذاب ہے؟"

سورہ طلاق میں ارشاد ہوتا ہے: "وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَابًا شَدِيدًا وَعَذَّبْنَاهَا عَذَابًا نُكْرًا (8) فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا (9)"[23]

ترجمہ: اور کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان کا سخت حساب لیا، اور انہیں سزا دی، ایسی بری سزا جو انہوں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ چناچہ انہوں نے اپنے اعمال کا وبال چکھا، اور ان کے اعمال کا آخری انجام نقصان ہی نقصان ہوا۔

ان آیات کی تفسیر میں بھی مراد قوم نوح، قوم لوط، قوم صالح، قوم شعیب، قوم ھود، آل فرعون وغیرہ اقوام ہیں۔

مذکورہ قصوں میں تکرار کی حکمت بار بار یاد دہانی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ الزاریات کی آیت میں فرمایا:
وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (55)

ترجمہ: "اور نصیحت کرتے رہو، کیونکہ نصیحت ایمان لانے والوں کو فائدہ دیتی ہے۔"

اس حوالے سے عصر حاضر کے معروف سیرت نگار ڈاکٹر یاسین مظہر صدیقی فرماتے ہیں: "مکی سورتوں میں دین اسلام اور شریعت اسلامی کی وضاحت کرنے کی خاطر بہت سے بلکہ بیشتر معروف انبیاء کرام علیھم السلام اور ان کی قوموں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان سے مقصود تذکیر و نصیحت کرنا ہے تاکہ نبوی طریقوں کو سمجھیں اور ان کے پیروؤں کے طریقوں (سنن) پر ہی چلیں اور ان کے نہ ماننے والوں اور مخالفوں کے اعمال وافکار سے بچیں اور جب وہ ایسا کریں گے تو دنیا میں فوز و فلاح پائیں گے اور آخرت میں بھی جنت و کامیابی پائیں گے ۔۔۔ اور ان سے تاریخ کے علم کے علاوہ عروج و زوال کے اسباب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ گزشتہ نبیوں اور رسولوں کا ذکر اس لیے بھی کیا گیا کہ وہ خاتم النبیین ﷺ کے پیشرو اور پیش گو تھے اور اسلام و دین اور تاریخ کے خاتم کے اولین نمائندے بھی۔ یہ صرف انسانوں، ملتوں اور دینوں کی تاریخ نہیں ہے بلکہ ان کے ساتھ ہی انسانی تہذیب و تمدن کی تاریخ بھی ہے جو سماجی تاریخ کا عظیم ترین حصہ ہے۔"[24]

قصص الانبیا کے ضمن میں مکی و مدنی سور و آیات میں اس سے پہلے بطور نمونہ قصہ اٰدم علیہ السلام و ابلیس، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، مریم سلام علیہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسی علیہ السلام بیان کیے گئے۔ اسی طرح بعض قصص کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا جیسے حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب، حضرت یونس، حضرت لوط، حضرت یوسف، حضرت

زکریا، حضرت یحیٰ، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت، حضرت، حضرت سلیمان، حضرت ایوب اور حضرت الیاس (علیہم السلام) وغیرہ ۔جس سے واضح ہوا کہ دونوں طرح کی سورتوں میں یہ قصص پورے عقلی و منطقی ترتیب سے موجود ہیں۔ کچھ واقعات کی تفصیل مکی سورتوں میں زیادہ ہے جیسے حضرت نوح، حضرت لوط، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ (علیہم السلام) ۔اسی طرح بعض واقعات مدنی سورتوں میں بہت تفصیل کے ساتھ ہیں، مکی سورتوں میں ان کی بہت زیادہ تفصیلات نہیں ملتیں۔ جیسا کہ مریم سلام علیہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعات مدنی سورتوں میں بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے۔اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بھی مدنی سورتوں میں خاص طور پر سورۃ البقرہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔

جن واقعات کی تفصیل مکی سورتوں میں زیادہ ہے اس کی ایک حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ مشرکینِ مکہ ان اقوام کے مقامات کے پاس سے گزرتے تھے۔انہیں اپنے پیش رو نافرمان قوموں سے عبرت حاصل کرنے کے لیے قرآن مجید نے تکرار و تفصیل کے ساتھ انہیں یاددہانی کرائی۔ جیسا کہ قرآن مجید کی سورۃ ھود میں نبی کریم ﷺ نے اپنے مخاطبین کو فرمایا:

"وَيَاقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ (89)"[25]

ترجمہ: "اور اے میری قوم! میرے ساتھ ضد کا جو معاملہ تم کر رہے ہو، وہ کہیں تمہیں اس انجام تک نہ پہنچا دے کہ تم پر بھی ویسی ہی مصیبت نازل ہو جیسی نوح کی قوم پر یا ہود کی قوم پر یا صالح کی قوم پر نازل ہو چکی ہے۔اور لوط کی قوم تو تم سے کچھ دور بھی نہیں ہے۔"

یہ قربِ زمانی اور مکانی دونوں ہو سکتے ہیں۔ مفسرین نے دونوں معنیٰ مراد لیے ہیں جیسا کہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وقوله: { وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ } [قيل: المراد في الزمان، كما قال قتادة في قوله: { وَمَا قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ } يعني] إنما أهلكوابين أيديكم بالأمس، وقيل: في المكان-"[26]

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

"عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لا تدخلوا على هؤلاء المعذبين إلا أن تكونوا باكين، فإن لم تكونوا باكين فلا تدخلوا عليهم، لا يصيبكم ما أصابهم-"[27]

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پتھروں والے یعنی قوم ثمود کے بارے میں فرمایا اس معذب قوموں کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو کیونکہ انہیں عذاب دیا گیا ہے سوائے اس کے کہ وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو پھر وہاں سے نہ گزرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے کہ جو عذاب قوم ثمود پر مسلط ہوا تھا۔" اسی طرح جن واقعات کی تفصیل مدنی سورتوں میں زیادہ بیان کی گئی اس کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ہجرت کے بعد ان

سے زیادہ پالا پڑا تھا اور ان کے غلط عقائد کی تردید اور حقائق کو واضح کرنا اس وقت کی بنیادی ضرورت تھا۔ گویا ان قصص میں گہرا ربط و تسلسل معلوم ہوتا ہے۔

مکی سورتوں میں بیان کردہ واقعات کی حکمت: رسالت محمدی ﷺ کی بشارت و توثیق

قرآن مجید کی مکی سورتوں میں بیان کردہ واقعات کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ ان انبیاء کرام علیہم السلام نے نبی کریم ﷺ کی آمد کی پیشن گوئی فرمائی تھی۔ بہت سی آیات واحادیث اس مؤقف پر دلالت کرتی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد مبارک ہے:

"الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ-"[28] ترجمہ: "جو اس رسول یعنی نبی امی کے پیچھے چلیں جس کا ذکر وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے۔"

گویا نبی کریم ﷺ کا ذکر سابق کتب سماویہ میں بھی موجود ہے۔اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے: "وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَابَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ (6)"[29]

ترجمہ: "اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور اس رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تو وہ کہنے لگے کہ: یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔"

اس آیت میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی اسرائیل کے سامنے نبی کریم ﷺ کی آمد کی نوید سنائی اور ساتھ نبی کریم ﷺ کا نام "احمد" بھی ذکر کیا۔

اسی طرح قرآن مجید میں محمد ﷺ کے ساتھیوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے: "مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ-"[30]

ترجمہ: "محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں (اور) آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔ تم انہیں دیکھو گے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی علامتیں سجدے کے اثر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ہیں ان کے وہ اوصاف جو تورات میں مذکور ہیں۔ اور انجیل میں (بھی)۔"

اسی طرح تمام انبیا کرام علیہم السلام اور ان کے توسط سے ان کی امتوں سے بھی عہد کیا گیا کہ :"وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ (81)"[31]

ترجمہ :"اور (ان کو وہ وقت یاد دلاؤ) جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا تھا کہ :اگر میں تم کو کتاب اور حکمت عطا کروں، پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو اس (کتاب) کی تصدیق کرے جو تمہارے پاس ہے، تو تم اس پر ضرور ایمان لاؤ گے، اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اللہ نے (ان پیغمبروں سے) کہا تھا کہ : کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور میری طرف سے دی ہوئی یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا تھا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا: تو پھر (ایک دوسرے کے اقرار کے) گواہ بن جاؤ، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہی میں شامل ہوں۔"

مزید حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے دعا کی :" رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (129)"[32]

ترجمہ :"اور ہمارے پروردگار! ان میں ایک ایسا رسول بھی بھیجنا جو انہی میں سے ہو، جو ان کے سامنے تیری آیتوں کی تلاوت کرے، انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دے، اور ان کو پاکیزہ بنائے۔ بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔"

گویا نبی کریم ﷺ کی آمد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی انبیاء کرام علیہم السلام سے اس عہد کا ذکر ہے کہ ان کی موجودگی میں نبی کریم ﷺ آئیں تو وہ ان پر ایمان لائیں گے اور ان کی اتباع کریں گے۔ جیسا کہ ایک حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:"ما بعث الله نبيا إلا أخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد وهو حي ليؤمنن به ولينصرنه، وأمره أن يأخذ على أمته الميثاق لئن بعث محمد وهم أحياء ليؤمنن به ولينصرنه وليتبعنه-"[33]

"اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر ان سے عہد لیا کہ اگر محمد ﷺ کو ان کی حیات میں مبعوث کر دیا گیا تو وہ لازماً ان پر ایمان لائیں گے، اور ان کی مدد کریں گے، اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنی امت سے وعدہ لیں کہ اگر ان کی حیات میں محمد ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو وہ لازماً ان پر ایمان لائیں گے، اور ان کی مدد کریں گے اور ان کی اتباع کریں گے۔"

اسی طرح علامہ ابن کثیرؒ نے البدایہ ولنہایہ میں اسحاق سے روایت نقل کی ہے :"وكانت الاحبار من اليهود والكهان من النصارى ومن العرب قد تحدثوا بأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل مبعثه لما تقارب زمانه-"[34]"کہ یہود اور نصاریٰ کے علما اور اہل عرب نبی کریم ﷺ کے بارے میں آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے جبکہ آپ ﷺ کی بعثت نہیں ہوئی تھی۔"

مذکورہ آیات واحادیث سے اس بات کا پتا چلتا ہے کہ سابقہ انبیا اور ان کی اقوام کے قصص دراصل نبی کریم ﷺ کی رسالت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ سابقہ انبیا کرام کی اقوام نے جیسے اپنے رسولوں کی مخالفت کی اسی طرح نبی کریم ﷺ کی بھی مخالفت کی جائے گی۔ یہ سابق قصص نبی کریم ﷺ اور ان کے متبعین کے لیے اطمینان کا باعث بنیں گے۔

مدنی سورتوں میں قصص الانبیا علیہم السلام میں ارتقائی تسلسل قصص الانبیا کے ضمن میں مکی سورتوں میں زیادہ تر انبیاء علیہم السلام اور ان کی اقوام کے حالات بیان کیے گئے۔ ان انبیاء علیہم السلام کے مخالفین اور حوارین کا بیان تھا۔ ارتقائی عمل میں نبی کریم ﷺ کی دعوت آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی اور ہجرت کے بعد کے زمانہ تک نبی کریم ﷺ کے مخالفین اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم جو حامیین کا گروہ تھا، کے ساتھ ساتھ ایک تیسرا گروہ بھی پیدا ہو گیا تھا جو منافقین کہلاتا ہے۔ یہ بظاہر تو مسلمان تھے لیکن اندر سے کافر تھے۔ مشرکین اور اہل کتاب سے مل کر اسلام مخالف سرگرمیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔ مدنی سورتوں میں زیادہ تر ان منافقین، مشرکین اور اہل کتاب کے کردار کو واضح کیا گیا جو دراصل قصص الانبیا علیہم السلام کا تسلسل وارتقا ہے۔ پھر مدنی سورتوں میں اہل کتاب میں سے خاص طور پر یہود کا تذکرہ، ان کے جرائم کو بہت نمایاں طور پر بیان کیا۔ یہود چوں کہ نبی کریم ﷺ پہچانتے تھے کہ وہ اللہ کے نبی ہیں بلکہ ان کی آمد کے منتظر تھے۔ جیسا کہ سیرت ابن ہشام میں ایک روایت ملتی ہے: "قال ابن اسحاق وحدثني عاصم بن عمرو بن قتادة عن رجال من قومه قالوا إن مما دعانا إلى الإسلام مع رحمة الله تعالى وهداه لما كنا نسمع من رجال يهود كنا أهل شرك أصحاب أوثان وكانوا أهل كتاب عندهم علم ليس لنا وكانت لا تزال بيننا وبينهم شرور فإذا نلنا منهم بعض ما يكرهون قالوا لنا إنه تقارب زمان نبي يبعث الآن نقتلكم معه قتل عاد وإرم فكنا كثيرا ما نسمع ذلك منهم فلما بعث الله رسوله صلى الله عليه وسلم أجبناه حين دعانا الى الله تعالى وعرفنا ما كانوا يتوعدوننا به فبادرناهم إليه فآمنا به وكفروا به ففينا وفيهم نزل هؤلاء الآيات من البقرة { ولما جاءهم كتاب من عند الله مصدق لما معهم وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به فلعنة الله على الكافرين }۔"[35]

"ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ مجھے عاصم بن عمرو بن قتادہ نے بیان کیا کہ ہماری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی کی رحمت اور ہدایت سے ہم کو اسلام کی توفیق ہوئی مزید یہ کہ ہم یہودیوں کے قریب میں رہتے تھے اور آپس میں جنگ وجدل رہتا تھا۔ جب کبھی انہیں ہم سے شکست ہوتی ہو ہم سے کہا کرتے تھے قریب زمانے میں ایک نبی آنے والا ہے ہم اس کے ساتھ مل کر تمھیں قوم عاد اور ارم کی طرح تمھیں نیست ونابود کریں گے۔ جب اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرمایا تو ہم وہ سارے وعدے یاد تھے جو یہود ہمیں نبی کریم ﷺ کے بارے میں بتاتے تھے۔ لہذا ہم نے جلدی کی اور نبی کریم ﷺ پر ایمان لے کر آ گئے لیکن یہود نے کفر کیا۔ چنانچہ اسی بارے میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی: جب اللہ کی جانب سے وہ کتاب آ گئی جو تصدیق کرنے والی تھی جو ان (یہود) کے پاس تھا۔ اور

وہ اس کے ذریعے کفار کے مقابلے میں فتح مانگا کرتے تھے۔ پس جب وہ آگیا جس کو وہ پہچانتے تھے، تو اس کا کفر کر ڈالا۔ پس ایسے کافروں پر اللہ کی لعنت ہو۔"

اب ہم مدنی سورتوں میں قصص الانبیا کے تسلسل وارتقا کے ضمن میں خاص طور پر منافقین اور اہل یہود کے کردار کا مطالعہ کرتے ہیں: سورۃ البقرہ کا پورا دوسرا رکوع نبی کریم ﷺ کے دور کے منافقین جو مدینہ میں تھے، کے برے کردار پر مشتمل ہے۔ اس رکوع میں ان کے جھوٹ، فریب، سرکشی اور حق سے دشمنی کو عیاں کیا گیا۔ کافروں اور منافقین کے لیے تمثیل بھی بیان کی گئی۔[36] سورۃ آل عمران کی آیات میں اہل کتاب خاص طور پر یہود کی اہل ایمان سے دشمنی کا ذکر ہے۔ اس موقع پر اہل ایمان کا طرز عمل کیا ہونا چاہیے اس کو بھی واضح کیا گیا۔[37] اسی سورہ کے آخر میں دوبارہ اہل یہود کے گمراہ کن تصورات اور اہل ایمان کے لیے ہدایات ہیں۔[38] سورۃ النساء میں اہل یہود کے جرائم بیان کیے گئے اور منافقین کی کمزوریوں کا بھی تذکرہ کیا گیا۔[39] سورۃ المائدۃ میں اہل کتاب کا شریعت پر عمل سے گریز اور انہیں نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کی ترغیب دی گئی۔[40] سورۃ التوبۃ میں اہل کتاب اور مشرکین کے بارے میں احکامات دیئے گئے مزید غزوہ تبوک کے ضمن میں منافقانہ کردار کو بخوبی واضح کیا۔[41] سورۃ النور کی آیات میں منافقانہ طرز عمل کو کو بیان کیا گیا۔[42] سورۃ الاحزاب میں غزوہ احزاب کے ضمن میں منافقین کا کردار اور منافقت کے اسباب بیان کیے گئے۔ اسی طرح بنو قریظہ جو یہود کا قبیلہ تھا، یثاق مدینہ کی عہد شکنی کی وجہ سے ان کے خلاف جنگ کا تذکرہ بھی اس سورت کی آیات میں کیا گیا۔[43] سورۃ محمد کی آیات میں منافقانہ طرز عمل، ان کی بزدلی اور منافقت کا علاج بتایا گیا ہے۔[44] سورۃ الفتح میں ان منافقین کا تذکرہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ عمرہ پر جانے کے لیے تیار نہ ہوئے۔[45] سورۃ الحدید میں منافقین کا ذکر ہے جو دین کے تقاضے سامنے آنے پر پہلو تہی کرتے ہیں۔ اسی طرح منافقت کے تدریجی مراحل بیان کیے گئے اور ذکر کیا گیا کہ یہ لوگ قیامت کے دن کفار کے ساتھ ہوں گے۔ اسی طرح سورت کے آخر میں عیسائیوں کے طرز عمل رہبانیت کی نفی بیان کی گئی۔[46] سورۃ المجادلہ میں بھی منافقین کا طرز عمل واضح کیا گیا کہ وہ اہل ایمان کو چھوڑ کر اہل یہود سے دوستی کرتے ہیں۔ اس سورہ میں ان کے برے نجوی کا بھی ذکر کیا گیا۔[47] سورۃ الحشر میں غزوہ بنو نضیر کے موقع پر اہل یہود کی شکست کا ذکر ہے۔ مزید منافقین اور یہودیوں کی ذلت ورسوائی کا تذکرہ ہے۔[48] سورۃ الجمعہ کی آیات میں اہل یہود کا اپنی کتاب توریت کے احکامات سے روگردانی کا ذکر ہے۔[49] اس کے بعد سورۃ المنافقون (مکمل) منافقت کی حقیقت، اسباب، ہولناکی اور اس کا علاج بیان کیا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سابقہ انبیا کرام علیہم السلام اور ان کی اقوام کی قصے سنایا کرتے تھے۔ محمد بن عبدالوھاب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں: "كذلك كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقص على أصحابه قصص من قبلهم ، ليعتبروا بذلك . وكذلك أهل العلم في نقلهم سيرة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وما جرى له مع قومه ، وما

قال لهم ، وما قيل له . وكذلك نقلهم سيرة الصحابة ، وما جرى لهم مع الكفار والمنافقين ، وذكرهم أحوال العلماء بعدهم . كل ذلك لأجل معرفة الخير والشر-"[50]

"اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ صحاب کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے (انبیا کرام اور ان کی اقوام) کے قصے سناتے تھے تاکہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں۔اسی طرح اہل علم نے سرت رسول ﷺ میں ان کا تذکرہ کیا۔کہ سابقہ انبیا کرام کے اپنے قوم کے ساتھ کس طرح کے احوال پیش آتے رہے۔انہوں نے قوم سے کیا کہا اور انہیں کیا جواب دیا گیا۔اسی طرح سیرت صحابہ میں نقل ہے کہ صحابہ کرام کو کافروں اور منافقین کی جانب سے کس کس طرح کی ایذائین دی گئیں۔اور اسی طرح بعد کے علماء(حقہ) کے احوال بھی بیان کیے گئے۔یہ سب کچھ خیر وشر کی پہچان کے لے تھا۔"اس سے پتا چلتا ہے کہ سیرت نگار مدنی زندگی میں بیان کیے گئے منافقین، کفار، اہل کتاب وغیرہ کے احوال کو بھی قصص الانبیا میں ہی شمار کرتے ہیں۔گویا مدنی سورتوں کے منافقین اور اہل کتاب کے ساتھ کشمکش کی داستانیں بھی مکی زندگی میں بیان کردہ سابقہ انبیا کرام کی اقوام ہی کا تسلسل ہیں۔

خلاصہ بحث/سفارشات مذکورہ مبحث کا حاصل یہ ہوا کہ قرآن مجید انبیاء علیہم السلام کے حالات اور واقعات جس طرح مکی سورتوں میں موجود ہیں، اسی طرح مدنی سورتوں میں بھی موجود ہیں۔جس سے واضح ہوا کہ مدنی سورتوں کے مضامین کو مکی سورتوں کے مضامین کے بغیر سمجھا ہی نہیں جا سکتا، گویا ان کے مابین گہرا تسلسل وربط ہے جو نبی کریم ﷺ کی سیرت کے مکی و مدنی دور کے تسلسل و ربط کو واضح کرتا ہے۔مزید قصص الانبیا کے ضمن میں مکی سورتوں میں زیادہ تر انبیاء علیہم السلام اور ان کی اقوام کے حالات بیان کیے گئے۔ان انبیاء علیہم السلام کے مخالفین اور حوارین کا بیان تھا۔ارتقائی عمل میں نبی کریم ﷺ کی دعوت آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی اور ہجرت کے بعد کے زمانہ تک نبی کریم ﷺ کے مخالفین اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم جو حامیین کا گروہ تھا، کے ساتھ ساتھ ایک تیسرا گروہ بھی پیدا ہو گیا تھا جو منافقین کہلاتا ہے۔یہ بظاہر تو مسلمان تھے لیکن اندر سے کافر تھے۔مشرکین اور اہل کتاب سے مل کر اسلام مخالف سرگرمیوں میں پیش پیش رہتے تھے۔مدنی سورتوں میں زیادہ تر ان منافقین، مشرکین اور اہل یہود کے کردار کو واضح کیا گیا جو دراصل قصص الانبیا علیہم السلام کا تسلسل وارتقا ہے۔اس سلسلے میں چند مدنی سورتوں کا ذکر کیا گیا جن میں مذکورہ مضامین کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔اس مبحث کا حاصل یہ ہے کہ قرآن مجید میں بیان کردہ مکی و مدنی سورتوں کے مضامین باہم مربوط ہیں اور مدنی سورتوں میں بیان کردہ مضامین مکی سورتوں کے مضامین کا تسلسل اور تکملہ ہیں۔لہذا قرآن مجید کے مضامین کو مکی و مدنی تقسیم کے بغیر اسی تسلسل و ربط کے پیرائے میں سمجھنا چاہیے

جس طرح ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی کی کتاب "مکی عہد نبوی میں اسلامی احکام کا ارتقا"[51] میں عہد مکی میں اسلام کے اجتماعی نظام سیاست، معیشت ومعاشرت کے حوالہ سے قرآن مجید کی مکی سورتوں میں بھی جامع ہدایات موجود ہیں اسی طرح قصص الانبیا

کے ضمن میں مدنی سورتوں میں بھی عقلی و منطقی ربط و تسلسل سے قصص بیان کیے گئے ہیں۔اس لیے نبی کریم ﷺ کے دور کو مکی و مدنی عہد کے بجائے پورے تسلسل و ربط کے ساتھ ایک ہی عہد تصور کرتے ہوئے سمجھنا ضروری ہے۔ مکی و مدنی عہد دراصل سیرت نبوی ﷺ کے عہد کے مختلف مراحل ہیں اور ہر مرحلہ ایک دوسرے سے باہم مربوط ہے۔

حواشی وحوالہ جات

---

[1] ۔قرآن مجید اللہ کا کلام ہے اور کتابِ ہدایت ہے۔یہ کوئی قصے کہانیوں کی کتاب نہیں ہے۔قرآن مجید میں جو انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کی اقوام کے حالات وواقعات بیان کیے گئے وہ تاریخی تسلسل کے ساتھ ہیں نہ ہی کسی واقعہ کی پوری تفصیل کسی ایک جگہ بیان کی گئی۔بلکہ ان حالات وواقعات میں عبرت ونصیحت کے پہلو کو مختلف مقامات میں تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا۔اس لیے کہ جب کسی بات کو مخاطبین کے قلب واذہان میں جاگزیں کرنی ہوتا کہ وہ ان کی فطرتِ ثانیہ بن جائے تو چنداں اسی طرح کی تفصیل وتکرار کی ضرورت پیش آتی ہے جیسا اندازِ بیان قرآن مجید کا ہے۔لہذا مذکورہ لفظ "قصہ "ان معنوں میں ہے کہ قرآن مجید میں ان حالات وواقعات سے اخذ شدہ عبرت ونصائح کے پہلو کو نمایاں کرنا ہے۔(باحث)،(نوٹ: مذکورہ مقالہ کا ابتدائی خاکہ ہزارہ یونیورسٹی "انٹر نیشنل سیرت کانفرنس "بتاریخ 19۔20مارچ 2019ء میں پیش کیا گیا۔)

[2] ۔ملاحظہ ہو: الاعراف 11۔24، الحجر 28۔40، الاسراء 61۔65، الکہف 50، طٰہٰ 116۔123، ص 71۔83

[3] ۔ملاحظہ ہو: البقرہ 30۔38

[4] ۔ملاحظہ ہو: الاعراف 59۔72، یونس 71۔73، ھود 25۔49، الشعراء 105۔122، الصافات 75۔82، النجم 52، نوح 1۔28 (مکمل)

[5] ۔ملاحظہ ہو: النساء 163۔165، التوبۃ 70، الحج 42، الاحزاب 7، التحریم 10

[6] - ابن ھشام ،عبد الملك ،السيرة النبوية لابن هشام، 1411ھ، بیروت: دار الجيل،جلد1،ص 203

[7] - ابن كثير، الامام الحافظ ابي الفداء اسماعيل، البداية والنهاية، 1408ھ، ج،ص 240-241

[8] ۔ملاحظہ ہو:

الانعام 74۔83، ھود 69۔76، ابراہیم 35۔41، الحجر 51۔55، النحل 120۔123، مریم 41۔50، الانبیاء 51۔72، العنکبوت 31۔32، الصافات 83۔112، ص 45۔47، الزخرف 26۔29، الذاریات 24۔30، الممتحنہ 4۔6

[9] ۔ملاحظہ ہو: البقرہ 124۔141، 258، 260

[10] ۔ملاحظہ ہو: آل عمران 65۔68، 95۔97، النساء 126، 74۔83، التوبۃ 70، 114، الحج 43، 78

[11] ۔ملاحظہ ہو: الانعام: 91، الاعراف 103۔162، یونس 75۔92، ھود 96۔110، ابراہیم 5۔8، الاسراء 101۔104، الکہف 60۔82، مریم 51۔53، طٰہٰ 9۔98، المومنون 45۔49، الفرقان 35۔36، الشعراء 10۔68، النمل 7۔14، القصص 3۔48، الصافات 114۔122، غافر 23۔33، الزخرف 46۔56، النازعات 16۔26

[12] ۔ملاحظہ ہو: البقرہ 40۔123 (یہ تقریباً 9 رکوع بنتے ہیں جس میں موسیٰ علیہ السلام، آل فرعون اور بنی اسرائیل کے واقعات ہیں۔)

13 ۔ملاحظہ ہو:آل عمران84،النساء153۔155،المائدۃ20۔26،الصف5

14 ۔ملاحظہ ہو:مریم16۔34،المومنون50،الزخرف57۔59

15 ۔ملاحظہ ہو:آل عمران35۔65

16 ۔ملاحظہ ہو:البقرہ87،253،النساء156۔159،171،المائدۃ17،46،72۔73،75،78،
11۔117،التوبۃ31،الاحزاب7،الحدید27،الصف6،14

17 ۔ملاحظہ ہو:الاعراف163۔166

18 ۔ملاحظہ ہو:النحل124

19 ۔ملاحظہ ہو:البقرہ65۔66،النساء47،

20 ۔(مذکورہ واقعات قرآن مجید کی ان مکی سورتوں میں ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں:الاعراف،یونس،ھود،یوسف،ابراھیم،الحجر،بنی اسرائیل،الکھف،مریم، طٰہٰ،الانبیاء،المومنون،الشعراء،النمل،القصص،العنکبوت،سباء،الصافات،ص،المومن،الزخرف،الاحقاف،ق،الزریات،الطور،القمر،الواقعہ،الحاقہ،نوح،النزعٰت،البروج،الفجراورالشمس)باحث

21 ۔محمد:10،13

22 ۔اس مقالہ میں آیات کا ترجمہ "آسان ترجمہ قرآن" از مفتی تقی عثمانی سے لیا گیا ہے۔(باحث)

23 ۔الطلاق:8۔9

24 ۔صدیقی،ڈاکٹر محمد یاسین مظہر،خطبات سرگودھا:سیرت نبوی ﷺ کا عہد مکی،(مرتب:پروفیسر عبدالرؤف ظفر)،شعبہ علوم اسلامیہ،یونیورسٹی آف سرگودھا،2016ء،ص197۔198

25 ۔ھود:89

26 ۔ابن کثیر، أبو الفداء إسماعيل بن عمر ، تفسير القرآن العظيم(المعروف بتفسیر ابن کثیر)، دار طيبة للنشر والتوزيع، 1420ھ،جزء4،ص346۔

27 - البخاري، محمد بن إسماعيل،الجامع الصحيح، دار طوق النجاة، 1422ھ، كتاب الصلاة ،باب الصلاة في مواضع الخسف والعذاب ،رقم الحديث:433

28 ۔الاعراف:157

29 ۔الصف:6

30 ۔الفتح:29

31 ۔آل عمران:81

32 ۔البقرۃ:129

33 - ابن کثیر ،ج2،ص374-375

34 -ایضاً، ص374

35 - ابن ہشام ،عبد الملك ،السيرة النبوية لابن هشام،1411، بيروت: دار الجيل،جلد 2،ص37

36 ۔ملاحظہ ہو:البقرہ:8۔20

37 ۔ملاحظہ ہو:آل عمران:102۔120

38 ۔ملاحظہ ہو:آل عمران:181۔200

39 ۔ملاحظہ ہو:النساء:44۔58،88۔91،139۔162

40 ۔ملاحظہ ہو:المائدۃ:12۔43،57۔86

41 ۔ملاحظہ ہو:التوبۃ:25۔37،38۔129

42 ۔ملاحظہ ہو:النور:47۔50

43 ۔ملاحظہ ہو:الاحزاب12۔27

44 ۔ملاحظہ ہو:محمد:16۔31

45 ۔ملاحظہ ہو:الفتح:11۔17

46 ۔ملاحظہ ہو:الحدید:13۔16،26۔29

47 ۔ملاحظہ ہو:المجادلۃ:7۔19

48 ۔ملاحظہ ہو:الحشر2۔4،11۔17

49 ۔ملاحظہ ہو:الجمعۃ:5۔8

50 - محمد بن عبد الوهاب، مختصر السيرة، مطابع الرياض(سن ندارد)،ص11

51 ۔ملاحظہ ہو: صدیقی، ڈاکٹر محمد یاسین مظہر، مکّی عہدِ نبوی میں اسلامی احکام کا ارتقا، ناشر: نشریات، ۴۰۔اُردو بازار، لاہور۔